

خطبه (۱۸)

(۱۸) وَمِنْ كَلَامٍ لَّهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي ذِمَّةِ اخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ فِي الْفُتْيَا

تَرِدُ عَلَى أَحَدِهِمُ الْقَضِيَّةُ فِي حُكْمٍ مِّنْ
الْأَحْكَامِ فَيَحْكُمُ فِيهَا بِرَأْيِهِ، ثُمَّ تَرِدُ
تِلْكَ الْقَضِيَّةُ بِعِينِهَا عَلَى غَيْرِهِ فَيَحْكُمُ
فِيهَا بِخَلْفِهِ، ثُمَّ يَجْتَمِعُ الْقُضاةُ بِذِلِّكَ
عِنْدَ الْإِمَامِ الَّذِي اسْتَفْضَاهُمْ، فَيَصُوبُ
أَرْأَءُهُمْ جَيْبِعًا، وَ إِلَهُمْ وَاحِدٌ، وَ نَبِيُّهُمْ
وَاحِدٌ، وَ كَتَابُهُمْ وَاحِدٌ.

أَفَأَمْرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالْخِتَالِفِ
فَكَاطَعُوهُ؟ أَمْ نَهَاهُمْ عَنْهُ
فَعَصَوهُ؟ أَمْ أَنْزَلَ اللَّهُ دِينًا نَّاقِصًا
فَاسْتَعَانُ بِهِمْ عَلَى إِشَارَاهِهِ؟ أَمْ كَانُوا شُرَكَاءَ
لَهُ فَلَهُمْ أَنْ يَقُولُوا وَ عَلَيْهِ أَنْ يَرْضِي؟ أَمْ
أَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ دِينًا تَامًا فَقَصَرَ
الرَّسُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَبْلِيغِهِ وَ آدَأَهُ؟
وَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ يَقُولُ: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ
مِنْ شَيْءٍ﴾، فِيهِ تَبْيَانٌ كُلُّ شَيْءٍ، وَ
ذَكَرَ أَنَّ الْكِتَابَ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا، وَ
أَنَّهُ لَا اخْتِلَافٌ فِيهِ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿وَلَوْ
كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا
كَثِيرًا﴾. وَ إِنَّ الْقُرْآنَ ظَاهِرًا أَنِيْقٌ وَ
بَاطِنُهُ عَمِيقٌ، لَا تَفْنِي عَجَابِهُ، وَ لَا

فتاویٰ میں علماء کے مختلف الآراء ہونے کی منمت میں فرمایا

جب طے ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوئی معاملہ فیصلہ کیلئے پیش ہوتا ہے تو وہ اپنی رائے سے اس کا حکم لگادیتا ہے۔ پھر وہی مسئلہ بعینہ دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ اس پہلے کے حکم کے خلاف حکم دیتا ہے۔ پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں قاضی بنارکھا ہے تو وہ سب کی رایوں کو صحیح قرار دیتا ہے، حالانکہ ان کا اللہ ایک، بی ایک اور کتاب ایک ہے۔

(انہیں غور تو کرنا چاہیے) کیا اللہ نے انہیں اختلاف کا حکم دیا تھا اور یہ اختلاف کر کے اس کا حکم بجالاتے ہیں۔ یا اس نے توحیقہ اختلاف سے منع کیا ہے اور یہ اختلاف کر کے عمداً اس کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں۔ یا یہ کہ اللہ نے دین کو ادھورا چھوڑ دیا تھا اور ان سے تنکیل کیلئے ہاتھ بٹانے کا خواہ شمند ہوا تھا۔ یا یہ کہ اللہ کے شریک تھے کہ انہیں اس کے احکام میں دل دینے کا حق ہوا اور اس پر لازم ہو کہ وہ اس پر رضا مندر ہے۔ یا یہ کہ اللہ نے تو دین کو مکمل اتنا تھا مگر اس کے رسول ﷺ نے اس کے پہنچانے اور ادا کرنے میں کوتا ہی کی تھی۔ اللہ نے قرآن میں تو یہ فرمایا ہے کہ: ”هم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتا ہی نہیں کی“ اور اس میں ہر چیز کا واضح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ: قرآن کے بعض حصے بعض حصول کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ اللہ کا یہ ارشاد ہے کہ: ”اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھیجا ہوا ہوتا تو تم اس میں کافی اختلاف پاتے“ اور یہ کہ اس کا ظاہر خوش نما اور باطن گہرا ہے۔ نہ اس کے

تَنْقَضُونَ غَرَائِبَهُ، وَ لَا تُكَشِّفُ عَجَابَاتِ مُثْنَى وَالْمُثْنَى اَوْنَهُ اَسَكَنَتْ خَتْمَهُ هُونَنَهُ وَالْمُؤْمِنُ اَلَّا يَهُ.

ظلمت (جهالت) کا پردہ اسی سے چاک کیا جاتا ہے۔

--☆☆--

-----☆☆-----

۶۔ یہ مسئلہ نزاع ہے کہ جس چیز پر شرع کی رو سے کوئی قطعی دلیل قائم نہ ہو، آیا واقع میں اس کا کوئی حکم ہوتا بھی ہے یا نہیں؟

ابو الحسن اشعری اور ان کے اسٹاد ابو علی جبائی کا مسلک یہ ہے کہ اللہ نے اس کیلئے کوئی حکم تجویز ہی نہیں کیا بلکہ ایسے موارد میں تشریع و حکم کا اختیار مجتہدین کو سونپ دیا ہے کہ وہ اپنی صوابید سے جسے حرام ٹھہرایں اسے واقعی حرام فرار دے دیا جائے گا اور جسے حلال کر دیں اسے واقعی حلال سمجھ لیا جائے گا اور اگر کوئی کچھ ہے اور کوئی کچھ تو پھر حقیقی ان کی رائے ہوں گی اتنے احکام بننے پلے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک کا نقطہ نظر حکم واقعی کا ترجمان ہو گا۔ مثلاً اگر ایک مجتہد کی رائے یہ ٹھہری کہ بنیذ حرام ہے اور دوسرا مجتہد کی رائے یہ ہوئی کہ بنیذ حلال ہے تو وہ واقع میں حلال بھی ہو گی اور حرام بھی۔ یعنی جو اسے حرام سمجھے اس کیلئے پیش کیا جائز ہے اور جو حلال سمجھ کر پے اس کیلئے پیش کیا جائز ہے۔ چنانچہ شہرتانی اس تصویب کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

فَمَنِ الْأَصْحَوْلَيْنَ مِنْ حَسَارٍ إِلَى آرٍ لَا حُكْمَ لِلَّهِ تَعَالَى فِي الْوَقَائِعِ الْمُجْتَهَدُ فِيهَا حُكْمًا
بِعِينِهِ قَبْلَ الْإِجْتِهَادِ مِنْ جَوَازٍ وَ حَظَرٍ وَ حَلَالٍ وَ حَرَامٍ، وَ إِنَّمَا حُكْمُهُ تَعَالَى مَا أَدَى إِلَيْهِ
إِجْتِهَادُ الْمُجْتَهَدِ وَ آرٌ هَذَا الْحُكْمُ مُنْوَظٌ بِهِذَا السَّبِبِ، فَمَا لَمْ يُوْجِدِ السَّبِبُ لَمْ
يُثْبِتِ الْحُكْمُ۔۔۔ وَ عَلَى هَذَا الْمَذْهَبِ كُلُّ مُجْتَهَدٍ مُصِيبٌ فِي الْحُكْمِ۔۔۔

اصولیں کا ایک گروہ اس کا قائل ہے کہ جن مسائل میں اجتہاد کیا جاتا ہے، ان کیلئے جواز و عدم جواز اور حلال و حرام کے اعتبار سے کوئی طشدہ حکم نہیں ہوتا بلکہ جو مجتہد کی رائے ہوتی ہے وہی خدا کا حکم ہوتا ہے۔ یعنی حکم کا قرار پانی اسی اس پر موقوف ہے کہ وہ کسی مجتہد کے نظریے سے طے ہو۔ اگر یہ چیز نہ ہو گی تو حکم بھی ثابت نہ ہو گا۔ اور اس مسلک کی بنیاد پر ہر مجتہد اپنی رائے میں درست ہو گا۔ (كتاب المثل والخلج ج ۹۸)

اس صورت میں مجتہد کو خطاب سے اس لئے محفوظ سمجھا جاتا ہے کہ خطاب وہاں متصور ہوا کرتی ہے جہاں کوئی قدم واقع کے خلاف اٹھے اور جہاں کوئی واقع ہی نہ ہو وہاں خطاب کے کیا معنی؟۔۔۔

اس کے علاوہ اس صورت میں بھی مجتہد سے خطاب کا امکان نہ ہو گا کہ جب یہ نظریہ قائم کر لیا جائے کہ مجتہدین کی آئندہ حقیقی رائیں ہونے والی تھیں اللہ نے ان سے باخبر ہونے کی بنیاد پہلے ہی سے اتنے احکام بنارکھے ہیں کہ جس کی وجہ سے ہر رائے حکم واقعی کے مطابق ہی پڑتی ہے۔ یا یہ کہ اس نے یہ الترام کر رکھا ہے کہ مجتہدین کی رائیوں کو ان طشدہ احکام سے باہر نہ ہونے دے گا۔ یا یہ کہ بر سبیل اتفاق ان میں سے ہر ایک کی رائے ان احکام میں سے کسی ایک نداک حکم سے بہر صورت موافقت کرے گی۔

لیکن فرقہ امامیہ کا نظریہ یہ ہے کہ اللہ نے نہ کسی کو شریعت سازی کا حق دیا ہے اور نہ کسی چیز کے حکم کو مجتہد کی رائے کے تابع ٹھہرایا ہے اور نہ آراء کے مختلف ہونے کی صورت میں ایک ہی چیز کیلئے واقع میں متعدد احکامات بنائے ہیں۔ البتہ جب مجتہد کی حکم واقعی تک رسائی نہیں ہونے پاتی تو تلاش و تقصی کے بعد جو نظر یہ اس کا قرار پاتا ہے اس پر عمل پیرا ہونا اس کیلئے اور اس کے مقلدین کیلئے کفایت کر جاتا ہے، لیکن اس کی جیشیت صرف حکم ظاہری کی ہوتی ہے جو حکم واقعی کا بدل ہے اور ایسی صورت میں حکم واقعی کے چھوٹ جانے پر وہ معذور قرار پا جاتا ہے۔ یونکہ اس نے اس دریائے ناپید اکنار میں غوطہ لگانے اور اس کی تک پہنچنے میں کوئی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ مگر اس پر کیا اختیار کہ ڈرشا ہوار کے بجائے خالی صدف ہی اس کے ہاتھ لگے۔ لیکن وہ یہ نہیں کہتا کہ دیکھنے والے اسے موتی سمجھیں اور موتی کے بھاؤ بکے۔ یہ دوسری بات ہے کہ کوششوں کا پر کھنے والا اس کی بھی آدمی قیمت لگادے تاکہ نہ اس کی محنت اکارت جائے اور نہ اس کی ہمت ٹوٹنے پائے۔

اگر اس تصویب کے اصول کو مان لیا جائے تو پھر ہر فتویٰ کو درست اور ہر قول صحیح مانتا پڑے گا۔ جیسا کہ میبدی نے فاتح میں لکھا ہے:

حق در این مسئلہ مذهب اشعری است، پس تو اند بود کہ مذاہب متناقضہ ہمہ حق

باشد زنہار در شان علماء گماں بد مبرو زبان بطعن ایشان مکشا۔

جب متفاہ نظر یے اور مختلف فتوے تک صحیح تدیم کئے جاتے ہیں تو حیرت ہے کہ بعض نمایاں افراد کے اقدامات کو خطائے اجتہادی سے کیوں تعییر کیا جاتا ہے، جب کہ مجتہد کیلئے خطا کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر عقیدہ تصویب صحیح ہے تو امیر شام اور آم المونین کے اقدامات درست مانا پڑیں گے اور اگر ان کے اقدامات غلط سمجھے جاتے ہیں تو تدیم کیجئے کہ اجتہاد ٹھوکر بھی کھا سکتا ہے اور تصویب کا عقیدہ غلط ہے اور یہ اپنے مقام پر طے ہوتا ہے کا کہ آم المونین کے اجتہاد میں انویشیت تو سدرہ نہیں ہوتی یا امیر شام کا یہ اجتہاد تھا یا کچھ اور۔ ہر صورت یہ تصویب کا عقیدہ خطاوں کو چھپانے اور غلطیوں پر حکم الہی کی نقاب ڈالنے کیلئے ایجاد کیا گیا تھا تاکہ نہ مقصد برآریوں میں روک پیدا ہو اور نہ مانی کارروائیوں کے خلاف کوئی زبان کھول سکے۔

امیر المونین علیہ السلام نے اس خطبہ میں ایسے ہی لوگوں کا ذکر کیا ہے جو اللہ کی راہ سے کٹ کر اور وحی الہی کی روشنی سے آٹھیں بند کر کے قیاس و رائے کے اندر ہیروں میں ٹاک ٹویاں مارتے رہتے ہیں اور دین کو افکار و آراء کی آما جگاہ بنا کر نت نے فتوے دیتے رہتے ہیں اور اپنے جی سے احکام گڑھ کر اختلافات کے شاخانے چھوڑتے رہتے ہیں اور پھر تصویب کی بنیاد پر تمام مختلف و متفاہ احکام کو اللہ کی طرف سے سمجھ لیتے ہیں۔ گویا ان کا ہر حکم وحی الہی کا ترجمان ہے کہ نہ ان کا کوئی حکم غلط ہو سکتا ہے اور نہ کسی موقعہ پر وہ ٹھوکر کھا سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اُس مسلم کی رہ میں فرماتے ہیں کہ:

* ۱۔ جب اللہ ایک، کتاب ایک اور رسول ایک ہے، تو پھر دین بھی ایک ہی ہونا چاہیے اور جب دین ایک ہے تو ایک ہی چیز کیلئے مختلف و متفاہ احکام کیوں نہ ہو سکتے ہیں، یونکہ حکم میں تضاد اس صورت میں ہوا کرتا ہے کہ جب حکم دینے والا پہلا حکم بھول چکا ہو، یا اس پر غفلت یا مہہوشی طاری ہو گئی ہو، یا جان بوجھ کر ان بھیلوں میں رکھنا چاہتا ہو اور اللہ و رسول ان چیزوں سے بلند تر ہیں۔ لہذا اس اختلاف کو ان کی طرف

منسوب نہیں کیا جاسکتا، بلکہ یہ اختلافات ان لوگوں کے خیالات و آراء کا تبیجہ ہیں کہ جنہوں نے قیاس آرائیوں سے دین کے نقش کو منع کرنے کا تہییہ کر لیا تھا۔

* ۲۔ اللہ نے یا تو ان اختلافات سے منع کیا ہوا کیا اختلاف پیدا کرنے کا حکم دیا ہوا۔ اگر حکم دیا ہے تو وہ کہاں اور کس مقام پر ہے اور مانعت کو سننا چاہو تو قرآن کہتا ہے:

﴿قُلْ أَللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ﴾^{۴۴}

ان سے کہو کہ کیا اللہ نے تمہیں اجازت دے دی ہے یا تم اللہ پر افترا کرتے ہو۔^{۴۵}

یعنی ہر وہ چیز جو حکم خدا نہ ہو وہ افترا ہے اور افترا ممنوع و حرام ہے اور افترا پر دازوں کیلئے عقیقی میں نہ فوز و کامرانی ہے نہ فلاح و بہبود۔
چنانچہ ارشاد و قدرت ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا إِلَيْنَا تَصِفُ الْسِّنَنُ كُمُ الْكَذِبِ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبِ﴾

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَقْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبِ لَا يُغْلِبُونَ﴾^{۴۶}

جو تمہاری زبانوں پر جھوٹی باتیں چڑھی ہوئی ہیں انہیں کہاں کرو اور نہ اپنی طرف سے حکم لگایا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو اور جو افترا پر دازیاں کرتے ہیں وہ کامیاب و کامرانی سے ہمکنار نہ ہوں گے۔^{۴۷}

* ۳۔ اگر اللہ ہی نے دین کو ناقابل احقر کھا ہے تو اسے ادھورا چھوڑنے کی وجہ ہو گئی کہ اس نے اپنے بندوں سے یہ چاہا ہوا کہ وہ شریعت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اس کا ہاتھ بٹائیں اور شریعت سازی میں اس کے شریک ہوں، تو یہ عقیدہ سراسر شرک ہے۔ اگر اس نے دین کو مکمل اتارا ہے تو پھر پیغمبر ﷺ نے اس کے پہنچانے میں کوتاہی کی ہو گئی تاکہ دوسروں کیلئے اس میں قیاس و رائے کی گنجائش رہے تو معاذ اللہ! یہ پیغمبر ﷺ کی کمزوری اور انتخاب قدرت پر بد نماد صبہ ہو گا۔

* ۴۔ اللہ بجانب نے قرآن میں فرمایا ہے کہ: ”ہم نے کتاب میں کسی چیز کو اٹھا نہیں رکھا اور ہر ایک چیز کو کھول کر بیان کر دیا ہے“ تو پھر قرآن سے ہٹ کر جو حکم تراشا جائے گا وہ شریعت سے باہر ہوا اور اس کی اساس علم و بصیرت اور قرآن و سنت پر نہ ہو گی، بلکہ اپنی ذاتی رائے اور اپنا ذاتی فیصلہ ہو گا جس کا دین و مذہب سے کوئی لا اؤ نہیں سمجھا جاسکتا۔

* ۵۔ قرآن دین کا ملینی و مانگنا اور احکام شریعت کا سرچشمہ ہے۔ اگر احکام شریعت مختلف اور جدا جدا ہوتے تو پھر اس میں بھی اختلاف ہونا چاہیے تھا اور اس میں اختلاف ہوتا تو یہ اللہ کا کلام نہ رہتا اور جب یہ اللہ کا کلام ہے تو پھر شریعت کے احکام مختلف ہو ہی نہیں سکتے کہ تمام مختلف و متفاہد نظریوں کو صحیح سمجھ لیا جائے اور قیاسی فتووں کو اس کا حکم قرار دے دیا جائے۔

☆☆☆☆☆